روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 8 دسمبر 2011ء 12 محرم 1433 ہجری 8 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 275

اللہ کو قرضہ دو

اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے (تو) وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔ غیب اور حاضر کا دائمی علم رکھنے والا، کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

(سورۃ التغابن:19,18)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تیسرا کام مومن کا جس سے تیسرے درجے تک قوت ایمانی پہنچ جاتی ہے عقل سلیم کے نزدیک یہ ہے کہ وہ صرف لغو کاموں اور لغو باتوں کو ہی خدا تعالیٰ کے لئے نہیں چھوڑتا بلکہ اپنا عزیز مال بھی خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اور ظاہر ہے کہ لغو کاموں کے چھوڑنے کی نسبت مال کا چھوڑنا نفس پر زیادہ بھاری ہے کیونکہ وہ محنت سے کمایا ہوا اور ایک کارآمد چیز ہوتی ہے۔ جس پر خوش زندگی اور آرام کا مدار ہے اس لئے مال کا خدا کے لئے چھوڑنا بہ نسبت لغو کاموں کے چھوڑنے کے قوت ایمانی کو زیادہ چاہتا ہے اور لفظ افلح کا جو آیات میں وعدہ ہے اس کے اس جگہ یہ معنی ہوں گے کہ دوسرے درجہ کی نسبت اس مرتبہ میں قوت ایمانی اور تعلق بھی خدا تعالیٰ سے زیادہ ہو جاتی ہے اور نفس کی پاکیزگی اس سے پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ اپنے ہاتھ سے اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کے خوف سے نکالنا بجز نفس کی پاکیزگی کے ممکن نہیں۔

پھر چوتھا کام مومن کا جس سے چوتھے درجہ تک قوت ایمانی پہنچ جاتی ہے عقل سلیم کے نزدیک یہ ہے کہ وہ صرف مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ترک نہیں کرتا بلکہ وہ چیز جس سے وہ مال سے بھی بڑھ کر پیار کرتا ہے یعنی شہوات نفسانیہ ان کا وہ حصہ جو حرام کے طور پر ہے چھوڑ دیتا ہے ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہر ایک انسان اپنی شہوات نفسانیہ کو طبعاً مال سے عزیز تر سمجھتا ہے اور مال کو ان کی راہ میں فدا کرتا ہے۔ پس بلاشبہ مال کے چھوڑنے سے خدا کے لئے شہوات کو چھوڑنا بہت بھاری ہے اور لفظ افلح جو اس آیت سے بھی تعلق رکھتا ہے اس کے اس جگہ یہ معنی ہیں کہ جیسے شہوات نفسانیہ سے انسان کو طبعاً شدید تعلق ہوتا ہے ایسا ہی ان کے چھوڑنے کے بعد وہی شدید تعلق خدا تعالیٰ سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص کوئی چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں کھوتا ہے اس سے بہتر پا لیتا ہے۔

لُطفِ او ترک طالباں نہ کند
کس بہ کارِ رہش زیاں نہ کند
ہر کہ آں راہ جُست یافتہ است
تافت آں رو کہ سر شافتہ است

(براہین احمدیہ - روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 231)

نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”حضرت مسیح موعود نے فرمایا: نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام، رکوع، سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے، خواہ اُسے سمجھیں یا نہ سمجھیں“۔ فرمایا کہ ”...... یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالبِ حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے“ (یعنی نماز جیسی نعمت کے ہوتے ہوئے) ”کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلا کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور اُن راستبازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔ جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اُس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ افسوس اُن نادانوں اور دنیا پرستوں پر جو نماز کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور رکوع سجود پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں۔...... جب تک انسان اُس عالم میں سے حصہ نہ لے جس سے نماز اپنی حد تک پہنچتی ہے تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ مگر جس شخص کا یقین خدا پر نہیں وہ نماز پر کس طرح یقین کر سکتا ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 93)

(روزنامہ الفضل 12 جولائی 2011ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مشعل راہ

والدین کی عزت وتکریم کا نمونہ آپؐ نے دیا

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 16 جنوری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت ہے آنحضرت ﷺ کی رضاعی والدہ حلیمہ مکہ آئیں اور حضور سے مل کر قحط اور مویشیوں کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ سے مشورہ کیا اور رضاعی ماں کو چالیس بکریاں اور ایک اونٹ مال سے لدا ہوا دیا۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 113 مطبوعہ بیروت 1960ء)

اب خدمت صرف حقیقی والدین کی نہیں ہے بلکہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ تو یہ ہے کہ اپنی رضاعی والدہ کی بھی ضرورت کے وقت زیادہ سے زیادہ خدمت کرنی ہے۔ اور اس کوشش میں لگے رہنا ہے کہ کسی طرح مَیں حق ادا کروں۔ اور یہاں اس روایت میں ہے کہ مال چونکہ حضرت خدیجہ کا تھا، وہ بڑی امیر عورت تھیں اور گو کہ آپ نے اپنا تمام مال آنحضرت ﷺ کے سپرد کر دیا تھا، آپ کے تصرف میں دے دیا تھا، آپ کو اجازت تھی کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں لیکن پھر بھی حضرت خدیجہ سے مشورہ کیا اور ہمیں ایک اور سبق بھی دے دیا۔ بعض لوگ اپنی بیویوں کا مال ویسے ہی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کے تصرف میں نہیں بھی ہوتا ان کے لئے بھی سبق ہے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جِعْرَانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی تو حضورؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضورؐ اس قدر عزت افزائی فرما رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آنحضور ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب۔ باب فی بر الوالدین)

ایک بار حضورؐ تشریف فرما تھے کہ آپ کے رضاعی والد آئے۔ حضورؐ نے ان کے لئے چادر کا ایک پلّو بچھا دیا۔ پھر آپ کی رضاعی ماں آئیں تو آپؐ نے دوسرا پلّو بچھا دیا۔ پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ (سنن ابوداؤد کتاب الادب باب برالوالدین)

پوری کی پوری چادر اپنے رضاعی رشتہ داروں کے لئے دے دی اور آپؐ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ تو یہ عزت اور احترام اور تکریم ہے جس کا نمونہ آپ ﷺ نے پیش فرمایا۔ نہ صرف یہ کہ رضاعی والدین کا احترام فرما رہے ہیں بلکہ جب رضاعی بھائی آتا ہے تو اس کے لئے بھی خاص اہتمام سے جگہ خالی کر رہے ہیں۔ اور یہ تمام عزت واحترام اس لئے ہے کہ آپؐ نے جس عورت کا کچھ عرصہ دودھ پیا تھا دوسرے لوگ بھی اس کی طرف منسوب ہیں، اس کے عزیز ہیں۔ آج کل تو بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ قریبی عزیز بھی آ جائیں تو بچے اگر کرسیوں پر بیٹھے ہیں تو بیٹھے رہتے ہیں، کوئی جگہ خالی نہیں کرتا۔ اور ان بچوں کے بڑے بھی یہ نہیں کہتے کہ اٹھو بچو، بڑے آئے ہیں ان کے لئے جگہ خالی کردو۔ تو یہ مثالیں صرف قصے کہانیوں کے لئے نہیں دی جاتیں بلکہ اس لئے ہوتی ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔ یہ حسین تعلیم ہمارے لئے عمل کرنے کے لئے ہے۔

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

لاس اینجلس میں بین المذاہب دعائیہ کانفرنس

اس کانفرنس کا مرکزی خیال ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' تھا

بیت الحمید کے اردگرد شہروں اور مضافات میں مذہبی لیڈروں کی ماہانہ میٹنگز ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو یہاں سب کمیٹیوں کی ممبرشپ حاصل ہے۔ اس کے علاوہ بھی جب کہیں مذہبی طور پر کوئی میٹنگ یا فنکشن منعقد کیے جاتے ہیں یا انہیں دین کے بارہ میں معلومات درکار ہوتی ہیں تو وہ خاکسار کو مدعو کرتے ہیں۔ اس قسم کی مذہبی لیڈرز کی ایک میٹنگ یہاں کے قریبی شہر Upland (اَپ لینڈ) میں ہر ماہ ہوتی ہے۔ خاکسار بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔ چند ماہ پہلے اس کمیٹی نے پروگرام بنایا کہ 26 اکتوبر 2011ء کو شہری انتظامیہ اور یہاں کے باشندوں کے بارہ میں خصوصی دعا کا اہتمام کیا جائے جس میں مذہبی لیڈرز اور ان کے پیروکار بھی شرکت کریں۔ گزشتہ 16 سالوں سے ایسا ہوتا آ رہا ہے۔ اور یہ تقریب فائر سٹیشن کے احاطہ میں ان کے تعاون سے ہوتی ہے۔

جب اَپ لینڈ میں ماہانہ میٹنگز ہوئیں تو اس مرتبہ کی تقریب کا (Theme) مرکزی خیال مقرر کرنے کی جب بات چلی تو ہر لیڈر نے اپنی اپنی رائے دی۔ خاکسار نے کہا کہ اس دفعہ کی تقریب کا Theme ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' رکھا جائے تو مناسب ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب لیڈروں نے اس تجویز کو بخوشی منظور کر لیا۔ چنانچہ ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی جو پروگرام شائع کیا گیا اس پر یہ تھیم لکھا گیا "Love for All Hatred for None" جسے اَپ لینڈ کی انٹر فیتھ کونسل نے سپانسر کیا اور اَپ لینڈ کی سٹی کونسل، میئر اور فائر ڈیپارٹمنٹ نے اس کے انعقاد میں معاونت کی۔

16 اکتوبر کو مذہبی لیڈرز اپنے اپنے لوگوں کو ساتھ لے کر فائر ڈیپارٹمنٹ کے احاطہ میں پہنچ گئے۔ یہاں پر ناشتہ کا بھی بندوبست کیا گیا تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر شخص سے اس ناشتہ کے لیے دس ڈالر لیے گئے تھے اور ایک مسلمان گروپ کی خواتین نے اس کا انتظام کیا تھا۔ ہم مسلمانوں کی یہ تنظیم بھی مذہبی لیڈروں کی صف میں شامل ہوتی ہے اور ساتھ ہی اپنا بزنس بھی چمکاتی ہے پھر خواتین ہی اس کی سربراہ ہیں۔

اس پروگرام کے آغاز میں Rev. Jim Rhoads نے دعائیہ کلمات پڑھے اور خدا سے اس تقریب کے بابرکت ہونے کی دعا مانگی۔ اس کے بعد فائر ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ نے امریکہ کے پرچم کو سیلوٹ کیا اور سب نے کھڑے ہو کر نیشنل ترانہ پڑھا۔

اَپ لینڈ کی انٹر فیتھ کونسل کی صدر Ms Marilee Rhoads نے اس تقریب کی صدارت کرتے ہوئے اس کے بارہ میں تعارفی کلمات پڑھے اور آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ یہ خاتون فرسٹ یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے استقبالیہ کے بعد سٹی آف اَپ لینڈ کے میئر جناب Ray Musser صاحب نے تقریر کی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور کمیونٹی کے مذہبی لیڈروں اور عوام کو اتحاد سے رہنے کی ضرورت پر زور دیا اور بتایا کہ امریکہ میں ہر شخص کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اس کے بعد مختلف سپیکرز اور مذہبی لیڈروں نے آ کر اپنا تعارف بھی کرایا اور اپنے اپنے طریق کے مطابق دعائیں بھی کیں۔ ان لیڈرز میں Mr. Greg Armstrong بھی شامل تھے جن کا تعلق فرسٹ چرچ آف کرائس سے تھا۔ یہودی مذہب کے Mr. Paul Buch نے دعائیہ نظمیں پڑھیں اور Mr. William Lesher جو کہ عالمگیر مذہبی پارلیمنٹ کے سابق صدر بھی رہ چکے ہیں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

اسلامک سینٹر اِن لینڈ ایمپائر کی ایک خاتون ریحانہ موجود صاحبہ نے بھی سٹیج پر آ کر دعا پڑھی۔ انہوں نے شیخ سعدیؒ سے شروع کیا اور پھر سورۃ نساء کی آیت جو خطبہ نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہے کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

یونیٹی چرچ آف پومونا سے تعلق رکھنے والی Rev. Jan Chase نے کچھ واقعات بیان کیے اور کمیونٹی میں بین المذاہب دعائیہ کانفرنس کو خوش آئند قرار دیا۔

اس موقع پر خاکسار نے بھی دعا کا فلسفہ بیان کیا کہ بہت سے لوگ دعائیں کرتے ہیں اور پھر شاکی ہوتے ہیں کہ ان کی دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ خاکسار نے دعاؤں کی قبولیت کے طریق کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پڑھ کر سنائے:۔

ان اقتباسات کے بعد خاکسار نے سورۃ فاتحہ سمیت قرآنی دعائیں پڑھیں اور پھر رسول خدا ﷺ کی دعائیں پڑھ کر ان کا ترجمہ سنایا۔

اس تقریب کے آخر میں جناب صدر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لیے خاکسار کے ساتھ اِن لینڈ اور لاس اینجلس ایسٹ کے احباب بھی تشریف لائے تھے انہوں نے حاضرین میں لٹریچر اور فلائر تقسیم کیے۔ ہمارے مرکزی خیال ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' کو سب نے

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

شادی بیاہ کے موقع پر بدرسومات اور بدعات سے اجتناب

شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔

میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

آج کل ٹیلیویژن پر مختلف ڈراموں اور مارننگ شوز میں شادی بیاہ کے موقع پر مختلف قسم کی رسومات دکھائی جارہی ہیں اور میڈیا کے ذریعہ سے رسموں کو فروغ دیا جارہا ہے۔

احمدی معاشرے نے میڈیا کے اثرات سے خود کو محفوظ رکھنا ہے اور اس امر کا خیال رکھنا ہے کہ کسی طور یہ بدعات اور بدرسمیں ہمارے معاشرے میں راہ نہ پاسکیں۔ آج کل چونکہ شادیوں کا سیزن ہے اس لئے احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے بدرسوم سے اجتناب کے بارہ میں تعلیمات پیش خدمت ہیں۔

شادی بھی دین ہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''**شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دین ہی ہے** جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو جس میں دین زیادہ ہو۔ اس لئے **یہ کہنا کہ شادی بیاہ صرف خوشی کا اظہار ہے خوشی ہے اور اپنا ذاتی ہمارا فعل ہے۔ یہ غلط ہے۔** یہ ٹھیک ہے جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ آیا ہوں (۔) نے یہ نہیں کہا کہ تارک الدنیا ہو جاؤ اور بالکل ایک طرف لگ جاؤ لیکن (۔) یہ بھی نہیں کہتا کہ دنیا میں اتنے کھوئے جاؤ کہ دین کا ہوش ہی نہ رہے۔ اگر شادی بیاہ صرف شور وغل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہو کر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ توجہ نہ دلاتے۔ بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔ پس (۔) نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے اُن کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔''

(مشعلِ راہ جلد پنجم حصہ سوم ص152، 153)

شادی کے موقع کی رسمیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''خوشیوں میں ایک خوشی جو بہت بڑی خوشی سمجھی جاتی ہے وہ شادی کی خوشی ہے اور یہ فرض ہے۔......لیکن ان میں بعض رسمیں خاص طور پر پاکستانی اور ہندوستانی معاشرہ میں راہ پاگئی ہیں جن کا (۔) کی تعلیم سے کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

اب بعض رسوم کو ادا کرنے کے لئے اس حد تک خرچ کئے جاتے ہیں کہ جس معاشرہ میں ان رسوم کی ادائیگی بڑی دھوم دھام سے کی جاتی ہے وہاں یہ تصور قائم ہو گیا ہے کہ شاید یہ بھی شادی کے فرائض میں داخل ہے اور اس کے بغیر شادی ہو ہی نہیں سکتی۔'' (خطبہ جمعہ 15 جنوری 2010ء)

شادی بیاہ کے مواقع پر خوشی کا طبعی اظہار

شادی بیاہ کے مواقع پر خوشی کا اظہار ہونا چاہئے۔ اس موقع پر عمدہ اور پاکیزہ اشعار پڑھے جاسکتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے انصار میں سے اپنے ایک رشتہ دار کا نکاح کیا تو آنحضور ﷺ بھی وہاں تشریف لائے آپؐ نے پوچھا کیا تم نے دلہن کو روانہ کردیا لوگوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا حضرت عائشہؓ نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا انصار ایسے لوگ ہیں جو غزل پسند کرتے ہیں تو کاش تم دلہن کے ساتھ ایک شخص بھیجتے جو (گاکر) کہتا۔

اَتَیْنَا کُمْ اَتَیْنَا کُمْ
فَحَیَّانَا وَ حَیَّا کُمْ

ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے اللہ تم کو اور ہم کو سلامت رکھے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب الغناء الدّف)

ناچ گانے کی ممانعت

ایک حدیث میں آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

میری امت میں سے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھیں گے۔ ان کے سروں پر ڈھول باجے بجائے جائیں گے اور گانے گائے جائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بندر اور سؤر بنائے گا۔

(سنن ابن ماجہ)

شادی پر دف بجانا جائز ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''جو چیز بُری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال ہے۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ **اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔** اگر اسی طرح پر کیا جائے جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 354، 355)

شادی کے موقع پر پاکیزہ اشعار

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''بیاہ شادی کے موقع پر پاکیزہ اشعار عورتیں پڑھ سکتی ہیں۔ پڑھنے والی مستاجرہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔'' (مستاجرہ سے مراد اجرت پر گانے والی ہے)

یہ بھی فرمایا:۔

'' صرف عورتوں کا عورتوں میں دف کے ساتھ پاکیزہ گانا بھی منع نہیں ہے۔''

(الفضل 14 جون 1938ء)

گانے بجانے کی وجہ سے تباہی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''تمام تباہی جو (۔) پر آئی زیادہ گانے بجانے کی وجہ سے آئی ہے۔ اندلس کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے ہی تباہ ہوئی۔ مصر کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ اس وقت گانے بجانے میں ہی مشغول تھا۔''

(الفضل 14 ستمبر 1958ء)

ناجائز رسمیں نہ کریں

ایک خاتون کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

''شادی میں ڈھولک جتنا چاہیں بجائیں یہ منع نہیں ہے، گانا بھی گائیں۔ آخر شادی اور موت میں کچھ فرق تو ہونا چاہیے۔ لیکن ایسے مواقع پر **ناجائز رسمیں نہ کریں۔ ناجائز رسمیں بظاہر معصوم بھی ہوں تو نہ کریں کیونکہ وہ معاشرہ کو بوجھل بنادیں گی اور مصیبتوں میں مبتلا کردیں گی۔** لیکن (دین حق) نے جس حد تک جائز خوشی کا اظہار رکھا ہوا ہے اس میں منع نہیں کرنا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں کی بچیاں دف بجا رہی تھیں جو ڈھولک ہی کی ایک قسم ہے اور گیت گا رہی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے منع نہیں کیا بلکہ پسند فرمایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ مرد بھی تھے انہوں نے بھی سنا۔

(مجلس عرفان شائع شدہ لجنہ اماء اللہ کراچی صفحہ 134، 135)

عورتوں کے ناچنے میں حرج ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''**عورتوں کے عورتوں میں ناچنے میں بھی حرج ہے**...... جہاں تک گانے کا تعلق ہے تو شریفانہ قسم کے، شادی کے گانے لڑکیاں گاتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(خطبات مسرور جلد دوم ص94)

ڈانس اور ناچ سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''**میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے ناچ ہے...... بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی** ...... بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جاسکتیں۔''

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 687، 688)

شادی کارڈ پر اسراف

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس (Pens) میں چھپ جاتا ہے تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے صرف پچاس روپے میں اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں۔ اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔'' (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 334)

مہندی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''فی ذاتہ اس میں قباحت نہیں کہ اس موقع پر بچی کی سہیلیاں اکٹھی ہوں اور خوشی منائیں طبعی اظہار تک اس کو رکھا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن اگر اس کو رسم بنا لیا جائے کہ باہر سے دلہا والے ضرور مہندی لے کر چلیں تو ظاہر ہے کہ اس میں ضرور تصنع پایا جاتا ہے بچی کی مہندی گھر پر ہی تیار ہونی چاہئے اس کے لئے ایک چھوٹی سی بارات بنانے کا رواج قباحتیں پیدا کرے گا اس موقع پر دولہا والوں کی طرف سے باقاعدہ ایک وفد بنا کر حاضر ہونا اور اس موقع پر اس کے لوازمات کے طور پر پُرتکلف کھانے وغیرہ وغیرہ یہ جب ایک رسم بن جائے تو سوسائٹی پر بوجھ بن جاتا ہے۔'' (الفضل 26 جون 2002ء)

مہندی بطور رسم نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک شادی کارڈ جس پر مہندی کا دعوت نامہ تھا ملنے پر 25 مارچ 1998ء کو ایک خط تحریر فرمایا جس میں نہایت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

''آپ نے اپنی بیٹی کی شادی کا دعوت نامہ بھیجا ہے۔ لیکن آپ کو اتنی بھی باک نہیں کہ اس کے ساتھ آپ نے مجھے بھی مہندی کی رسم میں شمولیت کا کارڈ اٹھا کر بھجوا دیا ہے۔ حالانکہ ایسی رسمیں سراسر سلسلہ کی روایات کے خلاف ہیں اور میری واضح ہدایات ہیں کہ بطور رسم ہرگز مہندی وغیرہ کی تقریب نہیں ہونی چاہئے۔ ہاں گھر میں بہنیں اور چند سہیلیاں مل کر بے تکلف مجالس لگا لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ میری واضح ہدایت ہے۔ لیکن آپ نہ صرف اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں بلکہ مجھے بھی اس کے لئے دعوتی کارڈ بھجوا رہے ہیں۔ اللہ آپ کو سمجھ دے۔''

(ماہنامہ مصباح جولائی اگست 2009ء صفحہ 24، 25)

مہندی پر زیادہ خرچ اور دعوتوں سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''مہندی کی ایک رسم ہے۔ اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں۔ کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے۔ اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے اور پھر اس بات پر بھی تبصرے ہوتے ہیں کہ آج اتنے کھانے پکے اور آج اتنے کھانے پکے۔ یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور ایسے لوگ پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ غیر احمدی تو یہ کرتے ہی تھے اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے یا بعض خاندان اس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ زمانہ کے امام کی بات مان کر رسومات سے بچتے۔ معاشرہ کے پیچھے چل کر ان رسومات میں جکڑتے چلے جا رہے ہیں۔

...... پہلے میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ **مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے...... اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسوم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کر دیں۔''**

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2010ء)

گیتوں کیلئے ساؤنڈ سسٹم استعمال نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خط تحریر فرمودہ 22 جنوری 2010ء میں فرمایا۔

''مہندی کی رسمیں گھر کی چار دیواری میں سہیلیوں کی حد تک کرنے کی جو اجازت میں نے دی ہے اس میں ہر جگہ یہ مدنظر رہے کہ **آوازیں اتنی زیادہ اونچی نہ ہوں کہ گھر سے باہر نکلیں۔** مجھے پتہ چلا ہے کہ آج کل ڈیک بھی اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ **شادی بیاہ کے گیتوں وغیرہ کے لئے کوئی ساؤنڈ سسٹم استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ گھر سے آواز باہر نہیں نکلنی چاہئے۔ اسی طرح روشنیوں کا بھی بلاوجہ استعمال نہیں ہونا چاہئے۔''**

باجا اور آتش بازی

حضرت مسیح موعودؑ نے نکاح پر باجا بجانے اور آتش بازی چلانے کے متعلق فرمایا۔

''ہمارے دین میں دین کی بناء یُسر پر ہے عُسر پر نہیں اور پھر اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ضروری چیز ہے باجوں کا وجود آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں نہ تھا اعلان نکاح جس میں فسق و فجور نہ ہو جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں ضروری شئے ہے کیونکہ اکثر دفعہ نکاحوں کے متعلق مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے پھر وراثت پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے اعلان کرنا ضروری ہے مگر اس میں کوئی ایسا امر نہ ہو جو فسق و فجور کا موجب ہو۔ رنڈی کا تماشا یا آتش بازی فسق و فجور اور اسراف ہے یہ جائز نہیں۔

باجے کے ساتھ اعلان پر پوچھا گیا کہ جب برات لڑکے والوں کے گھر سے چلتی ہے کیا اسی وقت سے باجا بجتا جاوے یا نکاح کے بعد؟ فرمایا۔

ایسے سوالات اور جزو در جزو نکالنا بے فائدہ ہے۔ اپنی نیت کو دیکھو کہ کیا ہے اگر اپنی شان و شوکت دکھانا مقصود ہے تو فضول ہے اور اگر یہ غرض ہے کہ نکاح کا صرف اعلان ہو تو اگر گھر سے بھی باجا بجتا جاوے تو کچھ حرج نہیں۔ (۔) جنگوں میں بھی تو باجا بجتا ہے وہ بھی ایک اعلان ہی ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 227)

شادی بیاہ پر فضول خرچی بد رسم ہے

بیاہ شادی کی بد رسوم کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتش بازی چلانا اور رنڈی بھڑووں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 49)

بھاجی یا مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا

بھاجی اگر شیخی اور بڑائی کے اظہار کیلئے نہ ہو تو منع نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے اگر اس کی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبر کے لئے ہوگی۔ اس لئے حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص محض اسی نیت سے کہ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ: 11) کا عملی اظہار کرے اور مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ پر عمل کرنے کے لئے دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے تو یہ حرام نہیں۔ پس جب کوئی شخص اس نیت سے تقریب پیدا کرتا ہے اور اس میں معاوضہ ملحوظ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا غرض ہوتی ہے تو پھر وہ ایک سو نہیں خواہ ایک لاکھ کو کھانا دے منع نہیں اصل مدعا نیت پر ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے......

ایسا ہی اگر کوئی شخص نسبت اور ناطہ پر شکر وغیرہ اس لئے تقسیم کرتا ہے کہ وہ ناطہ پکا ہو جائے تو گناہ نہیں لیکن اگر یہ خیال نہ ہو بلکہ اس سے مقصد صرف اپنی شہرت اور شیخی ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہوتے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 389 تا 394)

شادی بیاہ میں بے پردگی کا رجحان

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''جب دلہا آئے اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو محلہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں اس سے کیا پردہ ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے مخول اور ہنسی کرتی ہیں۔''

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 71)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب ہو چکا ہے اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیادار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹوگرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی وڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔''

(الفضل 26 جون 2002ء)

بڑے بڑے مہر باندھنا

ایک رسم نکاح کے موقعوں پر ایسے مہروں کا باندھنا ہے جو انسان ادا ہی نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت

میں جبکہ مہر حیثیت سے زیادہ باندھا گیا ہو اور جھگڑا پیدا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں نہ عورت والوں کی نیت لینے کی ہوتی ہے اور نہ خاوند کی دینے کی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آ پڑے تو جب تک اس کی نیت ثابت نہ ہو کہ ہاں رضا و رغبت سے وہ اسی قدر مہر پر آمادہ تھا جس قدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقررہ مہر نہ دلایا جاوے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھ کر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 284)

عورتوں سے مہر بخشوانا

پاک و ہند میں ایک رسم عورتوں سے مہر بخشوانے کی پائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق اصولی ہدایت حضرت مسیح موعود نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

’’یہ عورت کا حق ہے اسے دینا چاہئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کر دے ورنہ بعد ازاں ادا کرنا چاہئے پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر اپنا مہر خاوند کو بخش دیتی ہیں یہ صرف رواج ہے جو مروت پر دلالت کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 606)

مہر ادا کرنے سے قبل بیوی کی وفات ہو جائے

ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا...... اب وہ عورت مر گئی ہے خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔

’’اسے چاہئے کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دے دے۔ اگر اس کی اولاد ہے تو وہ بھی وارثوں سے ہے۔ شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علیٰ ھذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 235، 236)

✿ ✿ ✿

مکرم نصر اللہ خاں ناصر صاحب

حضرت منشی مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

تحریری بیعت: 1891ء
دستی بیعت: 1892ء
وفات: 14 فروری 1928ء

تعارف:

حضرت منشی مولا بخش صاحب آدم پور لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کے چچا تھے۔ آپ کی تعلیم کا ابتدائی حصہ آدم پور میں گزرا اور اس کی تکمیل لدھیانہ کے مشن ہائی سکول میں ہوئی۔ جہاں آپ نے پنجاب اور کلکتہ دونوں یونیورسٹیوں میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب (حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے والد) آپ کے انہی ایام کے دوستوں اور ہم جماعتوں میں تھے۔ ان کی سکول لائف نہایت اعلیٰ نمونہ کی تھی۔ اساتذہ ان سے محبت کرتے تھے۔ انٹرنس اس وقت بہت بڑی تعلیمی حیثیت رکھتا تھا اور خصوصاً کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان اس وقت انگریزی کے معیار تعلیم کے لحاظ سے بہت بڑا درجہ رکھتا تھا۔ اس کے بعد کالج کی تعلیم کے لئے اگرچہ آپ خواہش مند تھے۔ مگر حالات اور اسباب نے ایسی صورت پیدا کر دی کہ وہ کالج نہ جا سکے۔ کالج کی تعلیم کے اخراجات اس وقت کثیر نہ تھے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے خصوصاً مسلمانوں کے لئے مختلف قسم کی سہولتیں میسر نہیں مگر ان کے کالج نہ جانے کا یہ باعث نہ تھا بلکہ ان کی طبیعت میں منکسرانہ رنگ غالب تھا اور قناعت پسند دنیا کی نمائش نہ چاہتے تھے۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ

’’آپ دنیوی رشتہ داری میں ایک اہم مخلص دوست اور ایک غمگسار رفیق کی طرح تھے۔ آپ کی ولادت جہاں تک میرا علم اور تحقیق ہے وہ 1857ء کے بعد ایک یا دو سال بعد پیدا ہوئے...... اس لحاظ سے ان کی وفات کے وقت عمر 70 سال تھی۔‘‘ (اخبار الحکم 12 مارچ 1928ء)

ملازمت:

حضرت عرفانی صاحب آپ کے سلسلہ ملازمت کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

’’سکول لائف سے ابھی نکلے ہی تھے کہ ان کی ذاتی قابلیت اور اعلیٰ درجہ کے چال چلن نے لدھیانہ مشن سکول کے افسروں کو توجہ دلائی کہ وہ اسی سکول میں انہیں بطور ٹیچر رکھ لیں اس سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر لگوش تھے۔ اور لدھیانہ مشن کے مینیجر پادری ویری تھے...... وہ کہا کرتے تھے ایسے اچھے لڑکے بہت کم آتے ہیں حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب کے متعلق بھی بہت عمدہ رائے تھی وہی ملازمت دراصل ان کی آئندہ کالج کی تعلیم میں روک ہوئی۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ ایام زندگی بسر کرنے کے لئے یہ کافی ہے۔ کچھ عرصہ تک وہ لدھیانہ مشن سکول میں کام کرتے رہے۔ اس کے بعد شکار پور (سندھ) کے لئے ایک لائق اور قابل اعتماد استاد کی ضرورت آئی۔ لدھیانہ مشن ہاؤس کو اس سے بہتر کوئی نظر نہ آیا اور ان کو شکار پور بھیج دیا گیا۔ شکار پور (سندھ) میں مختلف قسم کی تحریکیں ایسی تھیں جو انسان کو اعتدال اور اخلاق کے مقام سے گرا سکتی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے مدرسی کے سلسلہ کو پسند نہ کیا اور اسے ترک کر دیا اور لاہور واپس آ گئے۔ یہ 1886ء کا ذکر ہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان مورخہ 28 مارچ 1928ء)

میڈیکل کالج میں داخلہ اور دوبارہ ملازمت:

لاہور پہنچ کر آپ نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا۔ مگر چونکہ چیر پھاڑ کے طبی عمل کو برداشت نہ کر سکے۔ لاہور کالج چھوڑ کر پھر ملازمت کا خیال پیدا ہوا۔ حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

’’ایک برہمہ لیڈر بابو مدز مداز سے ملاقات ہوئی...... وہ ریلوے ایگزامینر آفس میں ایک بڑے عہدیدار تھے ان کی تحریک سے ریلوے ایگزامینر آفس میں کلرکی کے لئے درخواست دے دی جو منظور ہو گئی۔ اور بالآخر ملازمت کا طویل زمانہ اسی دفتر میں گزار دیا۔ ان کی ملازمت کا کریکٹر نہایت اعلیٰ اور ممتاز رہا۔ اپنے صیغہ کے بالآخر وہ سب ہیڈ تھے۔ جبکہ ریٹائرڈ ہوئے...... اپنے ماتحتوں سے...... برادرانہ برتاؤ کرتے تھے۔ ...... منصبی فرائض بھی نہایت عمدگی اور چستی سے بجا لاتے تھے...... اپنے سیکشن میں کبھی ہندو مسلم سوال پیدا نہیں ہونے دیا اپنی نیکی اور مذہبی فرائض کی پابندی کے لئے وہ دفتر میں بھی مشہور تھے اور نمازوں کو بھی بروقت ادا کیا کرتے تھے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان مذکورہ حوالہ)

بیعت حضرت مسیح موعود:

آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریری بیعت 1891ء میں کی۔ اس طرح سلسلہ احمدیہ میں آغاز سے ہی داخل ہو گئے۔ آپ نے حضرت اقدس کے دست مبارک پر 1892ء بمکان محبوب رائیاں میں بیعت کی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود ایک آدمی کی علیحدہ اور جداگانہ بیعت لیا کرتے تھے جو شخص بیعت کے لئے حاضر ہوتا آپ ایک مرتبہ سر سے پاؤں تک اس پر نظر ڈالتے۔ اس نظر میں ایک ایسی برقی طاقت ہوتی تھی کہ وہ ہر قسم کے خس و خاشاک کو جلا دیتی اور انسانی وجود میں ایک لرزہ طاری کر کے اس کو رقیق القلب بنا دیتی تھی۔

(آپ یکے از 313 رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ میں سے تھے۔ جو پیش گوئی جو اہر الاسرار کے مصداق تھے) ضمیمہ انجام آتھم میں آپ کا نام 216 نمبر پر درج ہے۔ ’’لاہور‘‘ تاریخ احمدیت نے آپ کا مختصراً ذکر صفحہ 124 پر کیا ہے۔

دینی خدمات:

آپ کے عرصہ ملازمت میں ان کے دفتر کے بعض آریہ احباب نے ایک اخبار ’’ہمدرد ہند‘‘ کے نام سے نکالا۔ اس میں آپ کے بعض مضامین بلد اظہار نام آتے ہیں۔ اخبار نویس کی حیثیت سے وہ کبھی پبلک میں نہیں آئے لیکن اگر اسی حیثیت سے وہ اپنا کیریئر شروع کرتے تو ایک اچھے اخبار نویس ہوتے...... لاہور کے انارکلی بازار میں شام کو مختلف مذاہب کی ہنگامہ آرائی کی مجلسیں جمتی تھیں اور تادیر رات برسر بازار مناظرہ کی مجلسیں گرم ہوتی تھیں ان میں آپ بھی شریک ہوتے تھے۔ یہ مجالس عام طور پر آریہ سماج اور اسلام کے اصولوں پر ہوتی تھیں۔ عام طور پر لوگ ان کے طرز استدلال اور طریق جواب کو پسند کرتے تھے۔ احمدیت کی اشاعت کا جب دور شروع ہوا تو اس میں بھی یہ طبعی قابلیت اپنے نمایاں جوہر دکھاتی تھی۔ ایک مرتبہ محمد حسین بٹالوی کو بھی مباحثہ کا چیلنج دے دیا گیا۔ حضرت عرفانی صاحب اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

’’اس چیلنج میں اگرچہ ان کے ساتھ ایک اور صاحب حافظ فضل احمد کا نام بھی شریک تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت عم مکرم (حضرت منشی مولا بخش صاحب) ہی مناظرہ کے لئے مخصوص ہوئے تھے۔ حافظ صاحب کو قرآن کریم کی آیات ہر وقت نکالنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ مگر محمد حسین صاحب نے اسی مباحثہ کو منظور نہ کیا۔ چیلنج کا متن الفضل 15 فروری 1928ء میں موجود ہے۔

احمدیت میں ان کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر:

حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کے والد اور حضرت عرفانی کے دادا کا تعلق قیام کشمیر کے زمانہ سے تھا جبکہ آپ کے والد ماجد اسی صیغہ فوج میں ملازم تھا جہاں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ایک آفیسر تھے۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق علم و واقفیت زمانہ تالیف براہین احمدیہ کو لدھیانہ میں ہوئی۔ انہوں نے سردار عطر سنگھ صاحب رئیس بھروڑ کے کتب خانہ میں براہین احمدیہ کا مطالعہ کیا۔ جہاں ہماری جماعت کے ایک مخلص رکن منشی عمر دین صاحب لائبریرین تھے۔ 1889ء کی بیعت کے وقت حضرت صوفی مولا بخش صاحب لدھیانہ میں موجود نہ تھے اور اعلان بیعت کی پوری طرح اشاعت بھی نہ ہوئی اس لئے بیعت نہ کر سکے حضرت عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

’’جب حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کا اعلان ہوا اور ایک شور بپا ہوا...... تو میں نے پنجاب گزٹ سیالکوٹ کا ضمیمہ دفتر پیسہ اخبار لاہور سے لیا تھا اس ضمیمہ کے بعد رسائل فتح اسلام اور توضیح مرام میں

نے پیش کیا تو سلسلہ بیعت میں اولاً (1891ء) بذریعہ تحریر داخل ہوئے۔ پھر فروری 1892ء میں جب لاہور تشریف لائے تو آپ نے دستی بیعت کی۔'' (اخبار الفضل قادیان 13 مارچ 1928ء)

سب سے پہلے 1892ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں آپ شامل ہوئے اور پھر 1897ء میں مستقل قادیان آ گئے۔ جب 1909ء میں انکار خلافت کا فتنہ پیدا ہوا اس وقت بھی آپ اس سے الگ تھے اور 1914ء میں بھی خلافت ثانیہ کے ساتھ آپ کا تعلق قائم رہا۔ حضرت مسیح موعود کے خلفاء کے ساتھ محبت و اخلاص کا تعلق تھا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب اور دوسرے لاہور حضرات کے ساتھ آپ کے تعلقات دوستانہ تھے۔ اور وہ ان کی ذاتی نیکی اور تقویٰ کے لحاظ سے ان کا احترام کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے اہل بیت سے بہت محبت کرتے''۔

خلافت ثانیہ کے بارہ میں آپ فرماتے تھے ''حضرت مسیح موعود ایک بیج تھے اور یہ شجر بابرگ وبار ہے۔ اس کا مقام بہت بلند ہے لوگ ناواقف ہیں...... اپنے وقت پر اس کا ظہور ہوگا تو حقیقت کھلے گی۔'' (اخبار الفضل قادیان 3 مارچ 1928ء)

''1902ء اور 1903ء میں آپ ایک سال کی رخصت لے کر قادیان آئے اور ادارہ الحکم میں انتظامی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس وقت آپ کا یہی منشاء تھا کہ اگر ادارہ الحکم آپ کا متکفل ہو تو وہ ملازمت کو خیر آباد کہہ دیں۔''
(اخبار الفضل 13 مارچ 1928ء)

حسن سیرت اور اولاد:

حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

''صوفی صاحب ایک شفیق باپ تھے اپنی اولاد کی تربیت نہایت عمدگی سے کی ان میں اپنے عمل سے دینداری پیدا کرنے کی روح قائم کی۔ اور دعاؤں سے ان کو بارآوری ہوئی خدا تعالیٰ نے ان کی دعاؤں اور کوششوں کو کامیاب کیا۔ آپ کی پہلی بیوی 1911ء میں فوت ہوگئی تو دوسری شادی کی۔

آپ کی پہلی بیوی سے اولاد:

لاہور میں شیخ مبارک اسماعیل صاحب اور شیخ مسعود احمد صاحب نے کالج کی تعلیم مکمل کی اور شیخ محمد اسحاق صاحب ان کے ہی دفتر میں ملازم ہو گئے۔ دوسری بیوی سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا تولد ہوئے۔ مرحوم کثیر الاولاد تھے۔ اکثر بچے نوعمری میں فوت ہو گئے۔ حضرت غلام محمد صاحب آف بھیرہ پولیٹیکل ایجنٹ گلگت اور سکردو کی ایک بیٹی حضرت منشی مولابخش صاحب کی بہو (حضرت شیخ مبارک اسماعیل کی اہلیہ صاحبہ) تھیں۔

وفات:

وفات سے ایک ماہ قبل آپ تپ دق محرقہ سے بیمار ہوئے آپ کو صحت تو ہوگئی مگر طبیعت دن بدن کمزور ہوتی گئی۔ وفات سے ایک روز قبل بخار کا شدید حملہ ہوا اور بخار 105 درجہ تک پہنچ گیا اور 14 فروری 1928ء کو مولا حقیقی سے جا ملے۔

ملازمت سے ریٹائر ہونے پر آپ کو ایک معقول پراویڈنٹ فنڈ کی رقم ملی۔ آپ نے اپنی زندگی میں وصیت کی۔ 15 فروری کو آپ کا جنازہ لاہور سے قادیان پہنچا اور حضرت سید سرور شاہ صاحب نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 70 سال تھی۔

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

سندھی (Sindhi) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان تحریر فرماتے ہیں:۔

یہ ترجمہ جماعت کی صد سالہ جوبلی سے بہت پہلے خلافت ثالثہ میں جناب عبدالقادر صاحب ڈاہری نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے ارشاد پر کیا تھا اور مولوی محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کراچی کے سپرد اس کی کتابت وغیرہ کا کام تھا۔ جوبلی سال 1989ء تک کراچی شہر کے بدامنی کے حالات میں اس کے صرف گیارہ پاروں کے ترجمہ کی کتابت ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اسے جوبلی کے سالانہ جلسہ تک چھپ جانا چاہئے۔ مَیں کراچی گیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ انہی دنوں سندھی زبان کا Software مارکیٹ میں آیا تھا۔ چنانچہ کراچی کے ایک پریس نے سندھی کمپوزنگ کا پہلا کام جماعت کے سندھی ترجمہ کو کمپوز کرنے کا لیا۔ جلدی کی وجہ سے جناب پروفیسر عبدالقادر صاحب ڈاہری سے پروف ریڈنگ کے لئے رابطہ مشکل تھا۔ یہ خدمت محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کے ارشاد پر جناب شیخ غوث بخش صاحب نے سرانجام دی۔ آپ مغربی افریقہ میں تین سال وقف کر کے جماعت کے ایک سکول میں کام کر چکے تھے اور ان دنوں کراچی کے ایک مشہور سکول میں تدریس کا کام سرانجام دے رہے تھے۔ انہوں نے کمپوزنگ کی پروف ریڈنگ کے علاوہ بعض مقامات پر ترجمہ کی نظر ثانی بھی کی۔ اس کی سیٹنگ اور طباعت ربوہ میں ہی ہوئی۔ سندھی زبان میں یہ ترجمہ قرآن کریم 1991ء میں شائع ہوا۔ یہ ترجمہ بڑا مقبول ہوا۔ اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔

یہ ترجمہ تفسیر صغیر از حضرت مصلح موعود اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے۔ سندھی زبان میں اس سے پہلے پرانے تراجم بھی تھے لیکن ان کی زبان عربی کا تحت اللفظ ہونے کی وجہ سے مشکل تھی۔

مکرم وجاہت احمد گھمن صاحب

میری دادی محترمہ رضیہ اختر صاحبہ کا ذکر خیر

میری پیاری دادی جان رضیہ اختر صاحبہ 1939ء میں سیالکوٹ کے گاؤں کوٹ کرم بخش میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی پیدائش بہت دعاؤں سے ہوئی تھی کیونکہ آپ سے پہلے پیدا ہونے والے بہن بھائی فوت ہو جاتے تھے۔

آپ تقریباً 6 سال تک لجنہ اماء اللہ کوٹ کرم بخش کی صدر رہیں۔ آپ باقاعدگی سے پورے گاؤں کا دورہ کرتی آپ ہر روز پورے گاؤں میں جاتیں اور لوگوں کو نماز کے بارے میں کہتیں جب آپ فوت ہوئی تو گاؤں کی ایک عورت نے کہا کہ جب ہم آپ کو آتے وقت دیکھتے تو چھپ جایا کرتے تھے کہ کہیں ہم سے نماز کے بارے میں نہ پوچھ لیں۔

آپ کی تقریباً 20 سال کی عمر میں اپنے ماموں زاد سے شادی ہوئی۔ تقریباً 35 سال آپ نے گاؤں کے مڈل سکول میں سروس کی۔ مڈل گرلز سکول ہمارے گھر سے چند گز کے فاصلے پر ہے۔ اپنی شاگردوں کو خوب محنت سے پڑھایا۔ آپ کے شاگرد آج بھی آپ کی دعاؤں کا ثمر حاصل کر رہے ہیں۔ شخصیت بہت ہی سادہ تھی۔ سادہ اور صاف ستھرا لباس پہنا کرتی تھیں۔ آپ سادہ خوراک کھانا پسند فرماتی تھیں۔ آپ نے گھر کا سارا حساب کتاب آخری دم تک صحیح طریقے سے سنبھالے رکھا۔

نظر کمزور ہونے کے باوجود آپ روزانہ قرآن کریم اور الفضل پڑھتی تھیں۔ ہم اپنے امتحانات کے لئے آپ سے دعا کروایا کرتے تھے۔ آپ پنجگانہ نماز کی عادی تھیں آپ روزانہ تہجد کی نماز ادا کرتی تھیں۔ بہت دیر تک دعاؤں میں مصروف رہتی تھیں۔ ''جیون جوگیا'' یعنی تم لمبی عمر پاؤ آپ کا تکیہ کلام تھا۔ آپ ہمیں پڑھنے کے لئے کہتی رہتی تھیں آپ کہا کرتی تھیں کہ نماز پڑھنے کے لئے بیت الذکر میں پانچ دس منٹ پہلے ہی چلے جایا کرو۔ آپ خود بھی نماز سے کئی منٹ پہلے مصلّے پر بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ آپ سوتے وقت ہمیں دعائیں پڑھنے کے لئے کہا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ میں سوتے وقت اپنے سارے بچوں کے لئے دعا کرتی ہوں اور دعائیں پڑھ کر ان کے گھروں پر پھونکتی ہوں۔ ہم جب سکول سے گھر آتے تو السلام علیکم کہا کرتے تھے اگر ہمیں کسی دن السلام علیکم کہنا یاد نہ رہتا تو ہمیں سختی سے کہا کرتی تھیں کہ السلام علیکم ضرور کیا کرو۔ آپ حضور کا خطبہ بہت شوق سے سنتی تھیں۔ آپ کو خبریں سننے کا بھی شوق تھا۔ آپ کو فضول خرچی سے سخت نفرت تھی میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے کبھی بھی آپ کو ایک پیسہ بھی فضول خرچ کرتے نہیں دیکھا۔ آپ چھوٹے موٹے گھر کے کام خود کیا کرتی تھیں اور ہمیں بھی ہاتھ سے کام کرنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ آپ ہمیں ہمارے ہر نئے کام پر حوصلہ بڑھایا کرتی تھیں۔ گھر کے ملازموں سے بہت شفقت سے پیش آیا کرتی تھیں اور ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک رکھتی تھیں۔

دعوت الی اللہ کرنے کا آپ کو بہت شوق تھا آپ پاس کے گاؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے جایا کرتی تھیں۔ اپنے گاؤں میں بھی دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔ آپ صدر کے عہدے کے بعد بھی روزانہ پورے گاؤں کا چکر لگایا کرتی تھیں کوئی مریض ہوتا تو اس کا پتہ لیا کرتی تھیں۔ کوئی نئی چیز پاس آتی یعنی اگر کوئی کھانے والی چیز ہوتی تو ہم سب بہن بھائیوں کو دیتی تھیں بڑی عید پر گوشت سب گھروں میں تقسیم کروایا کرتی تھیں۔ ہمارے گھر میں لیموں کا درخت ہے سردیوں میں جب اس درخت پر لیموں اگا کرتے تو آپ سارے گاؤں میں تقسیم کراوایا کرتی تھیں۔ آپ چونکہ اردو کی ٹیچر رہیں اسی لئے ہمیں اردو کے کام میں بہت مدد کرتی تھیں۔ آپ قادیان کے جلسے پر گئی تھیں لندن جلسے پر جانے کی بہت خواہش رکھتی تھیں تاکہ حضور سے ملاقات کر سکیں۔ آپ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ جماعتی پرچے بہت محنت سے حل کیا کرتی تھیں اور اچھے نمبر حاصل کیا کرتی تھیں۔ حضور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھا کرتی تھیں۔ اپنے خاوند بشارت احمد صاحب صدر جماعت کرم بخش سے بہت محبت تھی ان کا بہت خیال رکھتی تھیں ہر خوشی اور غم میں ان کا ساتھ دیا۔ اپنے بچوں اور پوتے، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں سے بہت پیار تھا جب آپ کے بچے گھر آتے تو ان کی دیکھ بھال میں کوئی کسر نہ چھوڑتیں اور جب وہ چلے جاتے تو دور تک انہیں دیکھتی رہتیں۔

آپ کا مزاج بہت ہی نرم تھا اگر کوئی آپ کو کوئی بات کہہ دیتا جو ناگوار ہو تو آپ اس بات کو دل میں نہ رکھتیں اور بھلا کر پھر اس سے بات کرنے لگتی تھیں۔

آپ نے وصیت کی ہوئی تھی۔ اپنی پینشن میں سے وصیت کا چندہ باقاعدگی سے دیتیں۔ آپ ''جیواں'' یعنی ہمیشہ رہنے والی کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ آپ 13 مئی 2010ء کو مغرب کے وقت وضو کر کے بیٹھی ہی تھیں کہ آپ کا آخری وقت آ گیا اور اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ دعاؤں کا خزانہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام اور آپکے درجات بلند کرے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور آپ کی دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں۔ (آمین)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 نومبر 2011ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل احباب کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سارہ آفتاب باجوہ صاحبہ

مکرمہ سارہ آفتاب باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم عثمان عبداللہ باجوہ صاحب لندن مورخہ 28 نومبر 2011ء کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد 21 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی ابوعبداللہ رئیس صاحب آف کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم آفتاب احمد باجوہ صاحب (کبڈی کمنٹیٹر حلقہ بیت الفضل لندن) کی بیٹی تھیں۔ نیک اور صابر شاکر خاتون تھیں۔ آپ کی شادی گزشتہ سال ہی ہوئی تھی۔ پسماندگان میں والد اور خاوند کے علاوہ 3 بہنیں اور 3 بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری محمد امین صاحب واہلہ

مکرم چوہدری محمد امین صاحب واہلہ ابن مکرم صدر الدین صاحب مرحوم عمر کوٹ سندھ مورخہ 23 نومبر 2011ء کو 100 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے ناصر آباد سندھ میں سیکرٹری وصیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ مہمان نواز، ملنسار اور خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ناصر احمد صاحب واہلہ امیر ضلع عمر کوٹ کے والد تھے۔

مکرمہ سیدہ فرخندہ عصمت صاحبہ

مکرمہ سیدہ فرخندہ عصمت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب انچارج ہومیو پیتھی ڈسپنسری نور ہسپتال قادیان مورخہ 6 نومبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ مشکل اور تنگی کے حالات میں بڑے صبر و شکر کے ساتھ گزارا کیا۔ نہایت مخلص، دعا گو، وفا شعار غریبوں کی ہمدرد، مہمان نواز اور خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ہدایت النساء صاحبہ

مکرمہ ہدایت النساء صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ دین محمد صاحب درویش مرحوم قادیان گزشتہ دنوں اپنے رشتہ داروں سے ملنے اڑیسہ گئی تھیں کہ سڑک کے حادثہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت نیک، پابند صوم و صلوٰۃ اور انتہائی ملنسار خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں پہلی شادی سے ایک بیٹی اور تین بیٹے جبکہ دوسری شادی سے دو بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ نے اپنے سب بچوں کی اپنی توفیق کے مطابق اچھی پرورش کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ زبیدہ شفقت صاحبہ

مکرمہ زبیدہ شفقت صاحبہ آف لاہور مورخہ 2 نومبر 2011ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بڑی نواسی اور مکرم سعید احمد صاحب سہگل (شعبہ ترسیل ڈاک پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کی ہمشیرہ تھیں۔ بہت سادہ طبیعت کی مالک، دعا گو، نہایت ملنسار، شفیق اور محبت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

مکرمہ امۃ المجید صاحبہ

مکرمہ امۃ المجید صاحبہ آف ناصر آباد ربوہ مورخہ 11 نومبر 2011ء کو کچھ نوجوانوں نے آپ کے گھر میں گھس کر چوری کرنے کے بعد آپ کو قتل کر دیا۔ آپ کی عمر 85 سال تھی۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی مخلص اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ دارالرحمت غربی میں بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔ آپ کے پوتے مکرم سعید احمد صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ

مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم سید نجم الدین صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ مورخہ 5 / اکتوبر 2011ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے محلّہ کی سطح پر لجنہ اماء اللہ کے شعبہ اشاعت اور وقف عارضی میں خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کو تلفظ کے ساتھ قرآن مجید بھی پڑھاتی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور ہر کسی کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آنے والی مخلص خاتون تھیں۔

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد جاوید صاحب بھیروی مرحوم ربوہ مورخہ 30 / اکتوبر 2011ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انتہائی ملنسار، شفیق اور خلافت کی شیدائی خاتون تھیں۔ نمازوں کے علاوہ تہجد کی ادائیگی بھی بہت التزام سے کرتی تھیں۔ الفضل بڑے شوق اور انہماک سے پڑھتی تھیں اور جو مضمون اچھا لگتا اسے الگ کر کے ایک بیگ میں ڈال لیتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں مکرم رفیق احمد ناصر صاحب آپ کی اکلوتی اولاد ہیں جو واقف زندگی ہیں اور تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ

مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم احمد خان کنگ صاحب مرحوم جرمنی مورخہ 27 / اکتوبر 2011ء کو جرمنی میں وفات پا گئیں۔ آپ نے گجرات اور ربوہ میں سیکرٹری مال اور صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور غریبوں کی ہمدرد اور قرآن کریم سے عشق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم عقیل احمد کنگ صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مکرمہ کوثر تسنیم صاحبہ

مکرمہ کوثر تسنیم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد شریف رندھاوا صاحب آف دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 20 ستمبر 2011ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انتہائی نیک، غریبوں کی ہمدرد، صوم و صلوٰۃ کی پابند، خلافت اور نظام جماعت سے وفا کا تعلق رکھنے والی اور قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ پہل کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

تقسیم ہومیو پیتھک ادویات

برائے انسداد ڈینگی

(ضلع حافظ آباد)

مکرم چوہدری فیاض احمد صاحب ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

ضلع حافظ آباد کی تمام جماعتوں میں ہومیو پیتھک ادویات برائے انسداد ڈینگی وائرس تقسیم کی گئیں یہ ادویات غیر از جماعت احباب میں بھی تقسیم کی گئیں۔

ضلع کی 14 جماعتوں کے 357 احمدی گھرانوں کے 2300 / افراد کو یہ ادویات دی گئیں۔

ماہ ستمبر 2011ء پریم کورٹ میں مکرم ناصر جاوید ہنجرا صاحب صدر جماعت کے ڈیرہ میں ان ادویات کی فراہمی کیلئے فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا اور یہ 24 دن جاری رہا۔ مقامی گاؤں کے علاوہ اردگرد کے 5 دیہات میں بھی اس کیمپ اور مفت ادویات کی فراہمی کے اعلانات کروائے جاتے رہے۔ اس کیمپ کے ذریعہ 7475 / افراد کو مفت ادویات دی گئیں۔ غیر از جماعت لوگوں نے اپنے عزیزوں کو بھی ادویات پہنچائیں اور یہ اقرار کیا کہ ان کے استعمال سے دیگر امراض میں بھی افاقہ ہوا ہے۔

مکرم ڈاکٹر ناصر احمد جاوید صاحب کے ہسپتال سے ضلع حافظ آباد کے ریسکیو 1122 نے اپنے عملہ اور دیگر 99 / افراد کیلئے مفت ادویات حاصل کیں اس طرح ان کے ہسپتال سے کل 375 افراد نے ادویات حاصل کیں۔

جماعت احمدیہ کولو تارڑ نے 425 / افراد میں یہ ادویات تقسیم کیں۔

مکرم حکیم نصیر احمد صاحب نے اپنے کلینک پر 480 غیر از جماعت افراد کو یہ ادویات مفت تقسیم کیں اس طرح ضلع میں کل 8755 احمدی و غیر از جماعت احباب میں مفت ادویات تقسیم کی گئیں۔ اس پر کل اخراجات ایک لاکھ 20 ہزار روپے آئے۔ خدا تعالیٰ خدمت کرنے والے تمام احباب کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد

صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

رپورٹ: مکرم مرزا خلیل احمد بیگ صاحب

چوتھی نیشنل تعلیم القرآن کلاس گھانا

جماعت احمدیہ گھانا کو چوتھی نیشنل تعلیم القرآن کلاس مورخہ 18 جولائی تا 18 اگست 2011ء زیر اہتمام جامعۃ المبشرین گھانا منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ کلاس صرف جونیئر اور سینئر ہائی سکول کے ایسے طلباء کیلئے تھی جو امتحانات کے بعد فارغ تھے۔ اس کلاس کے انعقاد کا مقصد جہاں قرآن کریم کی تعلیم سے ان بچوں کو روشناس کروانا تھا وہاں ان کی علمی و اخلاقی لحاظ سے تربیت کرنا بھی تھا تاکہ جب یہ بچے اعلیٰ تعلیم کیلئے کالجز اور یونیورسٹیز میں جائیں اور وہاں عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگوں سے ان کا سامنا ہو تو یہ احمدیت کی تعلیم سے باخوبی روشناس ہوں۔ اس کلاس کے انتظامات کیلئے کل گیارہ شعبہ جات بنائے گئے۔ ہر شعبہ نے محنت اور لگن سے کام کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھایا۔

طلباء کی تدریس کے حوالے سے ایک تفصیلی ٹائم ٹیبل مرتب کیا گیا جس میں انہیں قرآن کریم ناظرہ، قرآن کریم کی چند بنیادی سورتوں کا حفظ، ابتدائی فقہی معلومات، چہل احادیث، دینی معلومات اور علم الکلام کے تحت مختلف موضوعات پر دلائل سکھائے گئے۔ تدریس کا کام بیت النور میں منعقد کیا گیا نماز مغرب کے بعد طلباء کیلئے خصوصی کلاس کا انتظام کیا گیا جس میں انہیں نماز سادہ و باترجمہ سکھانے کے علاوہ نماز سے متعلق مسائل سکھائے گئے۔

دوران کلاس طلباء کے مابین تین علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ 16 اگست 2011ء کو طلباء کا امتحان لیا گیا جس میں کامیاب ہونے والے طلباء کو سند کامیابی سے نوازا گیا۔ نیز تمام طلباء کو سند شرکت دی گئی۔

مورخہ 18 اگست 2011ء کو اس کلاس کی اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس کے مہمان خصوصی مکرم مولوی حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین گھانا تھے۔ مختصر نصائح کرنے کے بعد مہمان خصوصی نے مقابلہ جات میں پوزیشنز لینے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے اور کامیاب ہونے والے طلباء میں اسناد کامیابی اور تمام شرکاء میں سند شرکت تقسیم کیں۔ اس کلاس میں بہترین ریجن سنٹرل ریجن قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کلاس کو قرآن کریم کا علم اور عمل نصیب کرے اور احسن رنگ میں دینی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

پاکستان میں یوم عاشور عقیدت واحترام سے منایا گیا

پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں یوم عاشور عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ پرامن طور پر تمام عزاداروں نے حضرت امام حسینؓ اور آل رسولؐ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر فول پروف سیکیورٹی کے انتظامات کئے گئے تھے جن میں پولیس، رینجرز اور ایف سی کے اہلکاروں نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ سیکیورٹی کے نتیجے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

کابل میں خودکش حملہ، مزار شریف میں بم دھماکہ

افغانستان کے دارالحکومت کابل میں بیک وقت ایک خودکش حملہ اور دوسرا بم دھماکہ ہوا۔ خودکش حملہ میں عزاداروں کو نشانہ بنایا گیا۔ جس میں 56 افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوگئے۔ دوسرا دھماکہ ایک مزار پر کیا گیا جس میں 4 افراد ہلاک ہوگئے۔ دونوں حملوں کے نتیجہ میں 60 افراد ہلاک ہوگئے۔

انڈونیشیا میں آتش فشاں پھٹ پڑا

انڈونیشیا کے قدیم آتش فشاں سلسلے گامالاما سے عرصے بعد لاوا پھوٹ پڑا۔ گامالاما سلسلے میں راکھ بکھرنے لگی ہے۔ ہزاروں افراد نے نقل مکانی کر لی اور اپنے گھربار چھوڑ دیئے۔ انڈونیشیا کے مشرقی علاقے کا ائیرپورٹ بند کردیا گیا ہے۔ آتش فشاں پر دو ہزار میٹر بلند راکھ اور دھوئیں کے بادل چھا گئے جبکہ فضائی سسٹم کو ملک بھر میں الرٹ کردیا گیا ہے۔

گمشدہ کپڑوں کا شاپنگ بیگ

محترمہ نیلوفر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عطاء محمد صاحب مرحوم B-21 ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ مورخہ 4 دسمبر 2011ء کو ریلوے کراسنگ گولبازار سے گھر جاتے ہوئے ایک شاپنگ بیگ میں موجود قیمتی کپڑے کہیں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملے براہ مہربانی خاکسار تک پہنچا دیں یا اس فون نمبر پر اطلاع دیں۔

0347-7767282

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔دسمبر

طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:53
زوال آفتاب	12:00
غروب آفتاب	5:06

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

جرمن ہومیو ادویات
مدرٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات نیز سادہ گولیاں ٹکیاں، شوگر آف ملک مناسب نرخوں پر
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کالج روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6213156

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ شادی بیاہ کی فینسی اور کامدار ورائٹی دستیاب ہے
عزیز کلاتھ ہاؤس
کارخانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
A-81 سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

فریش فوڈ، فریش کریم، ڈرائی کیک، سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کیلئے تیار مال دستیاب ہے
محمود سویٹ اینڈ بیکرز
اقصیٰ چوک ربوہ: 047-6214423
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 0333-67094524

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

FR-10